سٹہ مافیا

تحریر: سہیل احمد لون

1996ء کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں پاکستان اور بھارت کی کرکٹ ٹیموں کے مابین صحارا کپ کی سیریز کھیلی جا رہی تھی۔ان دنوں ٹی وی چینلز کی نجکاری اتنی عام نہیں تھی۔چھتوں پر دیو ہیکل ڈش اینٹینا لگا کر میچ دیکھنے کا رجحان تھا۔ ہمارے محلے گھوڑے شاہ (شمالی لاہور) میں میاں ریاض جو راجا میاں کے نام سے مشہور تھا اور اس کا مرغیوں کا پولٹری فارم تھا لیکن بدقسمتی سے ساری مرغیاں کسی بیماری کی وجہ سے مر گئیں۔اسی دن سے محلے کے بچوں اور نوجوانوں کی بدقسمتی بھی شروع ہو گئی۔راجا میاں نے پولٹری فارم کی جگہ بلیرڈ کا ٹیبل لگا لیا۔اس کے ساتھ ڈش انٹینا لگا کر رنگین پروگرام کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔برائی پھیلنے میں کون سی دیر لگتی ہے دیکھتے ہی دیکھتے محلے کے بچے اور نوجوان رات گئے تک راجا میاں کے بلیرڈ میں جمع رہتے۔ڈش انٹینا کے ذریعے دنیا بھر میں ہونے والے مختلف کھیلوں کے پروگرام بڑے شوق سے دیکھے جاتے۔کھیل تماشے میں ہی سٹے بازی شروع ہو گئی۔بلیرڈ بھی پیسے لگا کر کھیلی جاتی،اسی طرح ڈش کے ذریعے دیکھے جانے والے میچوں پر بھی سٹہ بازی ہونا شروع ہو گئی۔راجا میاں تھانے کا بھی باقاعدہ خدمت گزار تھا لہذا محلے دار شکایت کر کے بھی اس کے بلیرڈ کے اڈے کو بند نہ کروا سکے۔اس دن پاکستان کا بھارت سے صحارا کپ کا میچ تھا اور راجا میاں کا بلیرڈ کا اڈہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ٹاس سے لیکر میچ کی آخری گیند تک بچوں اور جوانوں نے اپنی مالی حیثیت سے بڑھ چڑھ کر سٹہ بازی میں حصہ لیا۔میچ تو بھارت جیت گیا مگر راجا میاں کی بلیرڈ کے سامنے والے گھر میں جہاں شاہ صاحب رہتے تھے چھت پر ہوائی فائرنگ ہوئی۔ پہلے تو میں یہ سمجھا کہ شاید شاہ صاحب نے پاکستان کے ہارنے پر سٹہ کھیلا ہے اسی لیے وہ بھارت کے جیتنے کی خوشی منا رہے ہیں مگر تھوڑی دیر بعد پتہ چلا کہ ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ جیسے ہی یہ خبر راجا میاں تک پہنچی اس نے بلیرڈ والے ہال سے 2 لڑکوں جاوید اور سلیم کو بلایا جو سگے بھائی تھے،راجا میاں نے جاوید کو کہا کہ تم شرط ہار گئے ہو لہذا لال کھوہ جو لاہور کی سب سے مشہور مٹھائی کی دکان ہے وہاں سے 5 کلو برفی لے کر آؤ۔راجا میاں نے دونوں بھائیوں کے درمیان شرط لگوائی تھی کہ شاہ صاحب کے گھر لڑکا ہو گا یا لڑکی؟ لڑکا ہونے کی صورت میں جاوید شرط ہار گیا اس نے مٹھائی کے پیسے راجا میاں کے حوالے کیے اس نے ایک بچے کو پیسے دیکر مٹھائی لانے کا کہا۔ابھی بچہ پیسے لیکر روانہ ہی ہوا تھا کہ شاہ صاحب کے گھر سے ہمارے محلے کی دائی اماں باہر آئیں،ان سے پتہ چلا کہ شاہ صاحب کے گھر جڑواں اولاد ہوئی ہے۔ پہلے بیٹا اور کچھ دیر بعد بیٹی......! اس خبر کے بعد جاوید نے کہا میں شرط نہیں ہارا میری بات بھی پوری ہوئی ہے،سلیم نے کہا میری بات بھی پوری ہوئی ہے۔راجا میاں نے سلیم کو بھی 5 کلو برفی کے لیے پیسے دینے کو کہا۔بات بحث و مباحثہ سے نکل کر تکرار تک آ گئی دونوں بھائیوں میں جھگڑا ہونا شروع ہو گیا۔شور کی وجہ سے شاہ صاحب بھی دروازے میں آ کر کھڑے ہو گئے جب ان کو پتہ چلا کہ راجا میاں کے اڈے پر اس کی بیوی کی زچگی پر بھی سٹہ بازی ہو رہی ہے تو اس نے طیش میں آ کر فائرنگ کر دی۔ بھگدڑ مچ گئی ایک گولی شرط لگانے والے سلیم کو لگی،اس کے علاوہ تماشہ دیکھنے والوں میں سے بھی ایک لڑکا زخمی ہو گیا۔شاہ صاحب بھی اثر و رسوخ والے تھے اپنی حیثیت اور تعلقات کا استعمال کر کے سارے محلے والوں کی سپورٹ سے

راجا میاں کا بلیرڈ کا اڈہ بند کروایا دیا گیا۔ جیسے کینسر اپنی آخری سٹیج پر پہنچ جائے تو ہر ڈاکٹر بے بس ہو جاتا ہے۔ راجا میاں کا پھیلایا ہوا سٹہ بازی کا سرطان بھی نوجوان نسل میں ایسا سرایت کر چکا تھا کہ اس کے آگے والدین بھی بے بس نظر آتے تھے۔ بچوں کو سٹے بازی اور جوئے کی اس قدر عادت پڑ چکی تھی کہ وہ بلیئرڈ کلب کی عدم دستیابی کی صورت میں سڑک کے کنارے بیٹھ کر اس بات پر شرط لگاتے بھی پائے گئے کہ ایک گھنٹے میں دائیں طرف سے زیادہ آٹو رکشے آئیں گے یا بائیں جانب سے۔ محلے کے نوجوانوں کے اس حال پر راجا میاں کبھی شرمندہ بھی نہیں ہوئے بلکہ وہ کہتے تھے کہ سٹہ بازی تو اوپر کے لیول پر کھیلی جاتی ہے، کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ نچلے لیول سے اوپر تک جاتی ہے۔ یہ تو مرغی اور انڈے والا معاملہ ہی ہو گیا خیر مان لیا کہ پہلے مرغی آئی پھر انڈہ...... ایسے ہی سٹے کا انڈہ دینے والی مرغیاں اوپر کے لیول پر فائز ہیں۔ جنھوں نے ہر محلے میں راجا میاں جیسے انڈے دیے ہیں۔ راجا میاں نے انکشاف کیا کہ اب سٹہ بازی ہر شعبے میں آ چکی ہے۔ سٹہ مافیا نے ہر معاملے میں اپنی مرضی کے نتائج لینے کے لیے بساط بچھائی ہوتی ہے۔ جو عام لوگوں کے نزدیک نظام چلانے والے ہیں دراصل سٹہ مافیا کے مہرے ہوتے ہیں جن کو وہ اپنی مرضی کے نتایج لینے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں حاملہ عورت کی زچگی پر سب زیادہ سٹہ ایشوریا رائے پر لگایا گیا۔ وطن عزیز میں بھی ہر بات پر سٹہ بازی ہو رہی ہے۔ ملک میں 3 عیدیں منائی جا رہی ہیں، سٹہ مافیا عید کا چاند دیکھنے میں بھی اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتا ہے۔ کھیلوں میں سپاٹ فکسنگ، میچ فکسنگ تو ساری دنیا میں ہی ہو رہی ہے مگر وطن عزیز میں بہت کچھ فکس کیا جاتا ہے۔ سیاست میں سٹہ مافیا کھیلوں سے بھی زیادہ سرگرم رہتا ہے۔ عمران خان کی پارٹی آئندہ الیکشن میں سیٹوں کی نصف سینچری مکمل کرتی ہے یا نہیں، کوئی پارٹی سیٹوں کی سینچری مکمل کرے گی یا نہیں؟ زرداری صاحب کی ذات کے حوالے سے بہت زیادہ سٹہ لگ رہا ہے۔ آج تک پاکستان کا کوئی بھی صدر 65 برس تک زندہ نہیں رہا...... اس لحاظ سے تو ان کی جان محفوظ نظر آتی ہے مگر پیپلز پارٹی کے سربراہ کو کبھی 60 ویں سالگرہ منانے کا موقع نہ مل سکا۔ کیا آصف علی زرداری 60 ویں سالگرہ منا پائیں گے یا......؟ ان حالات میں تو صدر صاحب کی جان کو بھی خطرہ لاحق ہے، صدر کی جان کو خطرہ یعنی جمہوریت کو خطرہ......! جمہوریت تو آج تک آمروں کے بوٹوں تلے ہی کچلی گئی ہے۔ مگر فی الحال جنرل کیانی سے اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں کیونکہ وہ کلین شیو کرتے ہیں۔ پاکستان میں جمہوریت کو خطرہ صرف ان آمروں سے ہوتا ہے جن کی مونچھیں ہوں۔ پارلیمنٹ آج کل تو ایک دن میں ہی قانون بنا دیتی ہے، جمہوریت کو آمروں سے بچانے کے لیے آرمی کا چیف مونچھوں کے بغیر ہونے کا قانون بھی بھاری اکثریت سے کابینہ سے منظور کروانا ہو گا۔ سوچنے کی بات ہے کہ اب تک صرف مونچھوں والے آمر ہی جمہوریت پر شب خون مارتے رہے ہیں اگر خدانخواستہ کوئی داڑھی والا آ گیا تو کیا حشر کرے گا؟ جنرل کیانی کو مونچھیں رکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں لہذا جمہوریت کو فی الحال تو کوئی خطرہ نہیں البتہ آئندہ آرمی چیف مونچھوں والا ہو گا سٹے بازی میں اس کا ریٹ بڑا ہائی جا رہا ہے۔ راجا پرویز اشرف کو وزیراعظم کے عہدے سے ہٹائے جانے کے حوالے سے بھی سٹا مافیا بڑا سرگرم ہے، جمشید دستی کو الیکشن سے قبل وزارت عظمیٰ کا منصب سونپنے کی بھی سٹے بازی چل رہی ہے۔ لوڈشیڈنگ پر بھی سٹہ بازی ہوتی ہے، کتنے گھنٹے بجلی غائب رہے گی؟ گیس اور سی این جی کی لوڈشیڈنگ پر بھی سٹہ چلتا ہے، پٹرول کی قیمت اس ہفتے بڑھے گی یا نہیں یہ بات بھی سٹہ بازی کا لازمی جزو ہے۔ مذہبی تہواروں، جلوسوں، اجلاسوں اور ریلیوں کے پرامن گزر جانے پر بھی سٹہ کھیلا جاتا ہے۔ حساس اداروں اور ان کی

تنصیبات پر دہشت گردی کے حملوں پر بھی سٹہ بازی ہوتی ہے۔اگر کسی حساس ادارے پر حملہ ہوتا ہے تو اس بات پر بھی سٹہ بازی ہوتی ہے کہ حملہ آوروں پر کتنی دیر میں قابو پایا جائے گا،ان کے ہاتھوں کتنا جانی و مالی نقصان ہو گا؟ عام تاثر یہ ہے کہ سٹہ بازی کھیلوں تک محدود ہے مگر یہ تلخ حقیقت ہے کہ اس کی جھلک زندگی کے ہر شعبہ میں نظر آتی ہے۔راجا میاں جیسے کردار تو ہر محلے میں سٹہ باز مرغیاں کی طرح مل جاتے ہیں جو انڈے دیکر نسل آگے بڑھاتی ہیں۔سفید مکان میں مکین ایک ایسا مرغ بھی ہے جسے ملکہ کے گورے مرغ کی معاونت حاصل ہے جن کو اس بات کا لائسنس ملا ہوا ہے کہ وہ کسی کے گھر میں بھی گھس جائیں اور جہاں چاہیں بانگیں دیں ان کو کوئی روکنے والا نہیں۔ دنیا کی سیاست کے سٹے کا کنٹرول ان کے ہاتھ میں ہے۔اپنی مرضی کے نتائج لینے کے لیے یہ صرف سپاٹ فکسنگ ہی نہیں کرتے بلکہ پورا میچ ہی فکس کر لیتے ہیں۔دکھاوے کا ٹاس ہو بھی جائے مگر باری اسی کو ملتی ہے جس پر یہ سٹہ لگائیں۔الیکشن کی تاریخ کا بھی اعلان ہونے والا ہے دیکھنا یہ ہے اس بار ''سٹہ مافیا'' کس کا کیا بھاؤ لگاتی ہے؟

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

20-08-2012.

sohailloun@gmail.com